السلام علیکم،

میں ایک انجینئر ہوں۔میرے والد کے مرنے کے بعد میں نے جاب چھوڑ دی والدہ کی دیکھ بھال کی وجہ سے اور میں عالمہ کے دوسرے سال میں ہوں تو آفس جاب کرنا مشکل تھا مدرسے کے ساتھ - پھر میں آن لائن کام کرنا شروع کیا۔میں مضامین لکھتی ہوں۔ پھر مجھے تعلیمی تحریری کام کے لیے ایک پیشکش مل گی جس میں تنخواہ اچھی تھی اسے اکیڈیمک ورائٹنگ کہتے ہیں۔ کمپنی بیرون ملک طلباء یا کلاینٹ سے کام لیتی ہے. زیادہ تر طلباء اور کلاینٹ کے رپورٹوں پے کام کرنا ہوتا ہے۔ہم کسی تیسرے فریق کے طور پر کام کرتے ہیں۔ہمیں عام طور پر پتہ نہیں ہوتا ہم طالب علم یا استاد کسکے لئے کام کر رہے ہیں

میرا سوال ہے کہ اس سے حاصل ہونے والی کمائی جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یونیورسٹی نہیں جانتے ہیں کہ طلباء اپنی رپورٹ خود کر رہے ہیں نہیں تو کیا دھوکہ دہی میں تو نہیں آے گا۔ لیکن آخر میں ہم اس ملازمت کے کام کو تیسرے فریق کے طور پر کام کرتے ہیں۔میں الجھن میں ہوں۔میری مدد فرمایں

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دار الافتاء
فتوی نمبر ١٩٤٤/٥٠

الجواب حامداً و مصلیاً

مسئولہ (اکیڈمک رائٹنگ کا) پیشہ اختیار کرنا اور اُس پر اجرت لینا جائز ہے بشرطیکہ لکھے جانے والے مضامین جائز ہوں، لیکن اگر آپ کو یقین یا غالب گمان ہو کہ آپ کو لکھنے کے لئے دئے جانے والے مضامین طلبہ یا ایسے حضرات کے ہیں جن پر ان مضامین کو خود تحریر کرنا لازم تھا مگر وہ لوگ آپ کے ذریعہ ان مضامین کو لکھوا کر اس کو اپنی طرف منسوب کر کے آگے کہیں پیش کریں گے تو یہ دھوکہ ہے، تو ایسے لوگوں کا کام کرنے سے اجتناب لازم ہے، نیز ایسی صورت میں اس سے حاصل ہونے والی کمائی بھی کراہت سے خالی نہ ہوگی۔ اور اگر یقین سے معلوم ہو جائے کہ دوسرے کا کام اپنا ظاہر کر کے پیش کریں گے اور تعلیمی سند لیں گے تو یہ دھوکہ دہی میں تعاون ہے، جس کی شریعت میں اجازت نہیں ہے۔ (ماخذہٗ جواہر الفقہ ۷/۲۲۰، ماخذہ التبویب: ۵۸/۱۶۰۴)

معالم السنن للخطابي (۳/ ۱۱۸)

قال أبو داود : حدثنا أحمد بن حنبل ، قال : حدثنا سفيان بن عيينة عن العلاء عن أبيه ، عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من غش.

قال الشيخ قوله ليس منا من غش معناه ليس على سيرتنا ومذهبنا يريد أن من غش أخاه وترك مناصحته فإنه قد ترك اتباعي والتمسك بسنتي.

تفسير الألوسي (٤/ ٣٧٠، بترقيم الشاملة آليا)

وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإثم والعدوان } فيعم النهي كل ما هو من مقولة الظلم والمعاصي ، ويندرج فيه النهي عن التعاون على الاعتداء والانتقام . وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما . وأبي العالية أنهما فسرا الإثم بترك ما أمرهم به وارتكاب ما نهاهم عنه ، والعدوان بمجاوزة ما حده سبحانه لعباده في دينهم وفرضه عليهم في أنفسهم ، وقدمت التحلية على التخلية مسارعة إلى إيجاب ما هو المقصود بالذات .

التفسير الوسيط للزحيلي (١/ ٤٢٧)

ولا تتعاونوا على الإثم، أي الذنب والمعصية: وهي كل ما منعه الشرع،............................واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ		احمد شعیب
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی	مفتی جامعہ دار العلوم کراچی	دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۸/ربیع الثانی/۱۴۳۹ھ	۱۹/ربیع الثانی/۱۴۳۹ھ	۱۶/ربیع الثانی/۱۴۳۹ھ
۰۶/جنوری/2018ء	۰۷/جنوری/2018ء	4/جنوری/2018ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح